......قرآن کو بدل دیتے ہیں

مسلم سجاد

ہمارے ملک کے بعض دانش ور کبھی کوئی ایسی بات کہہ دیتے ہیں جس سے وہ کچھ دنوں کے لیے خبروں کا موضوع بن جاتے ہیں۔ حال ہی میں ڈاکٹر جاوید اقبال نے جو عدلیہ سے وابستہ رہے اور ملک کی ایک نمایاں شخصیت ہیں، فرمایا ہے کہ سیکولرازم اسلام کا حصہ ہے، شریعت کے مطابق غصب اقتدار جائز ہے اور آخری بات یہ کہ قرآن میں شراب کی حُرمت کا ذکر نہیں آیا۔ (نوائے وقت لاہور، ۸ جولائی ۲۰۰۴ء)

ان میں سے کوئی بات بھی ایسی نہیں کہ نوٹس لیا جائے لیکن چونکہ ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کی ایک پہچان ان کے والد گرامی علامہ محمد اقبال ہیں جنھوں نے مسلمانوں کو مغرب کے لادینی اور سیکولر نظریات سے بچنے کی تلقین کی، اور مغرب کے استعمار کے مقابلے میں کھڑے ہونے کا سبق دیا، اس لیے اس طرح کی باتوں سے ہم مسلمانوں کے دل کو کچھ زیادہ تکلیف پہنچتی ہے۔

جب کوئی تہذیب غالب ہو جاتی ہے تو مغلوب تہذیب کے مرعوب ذہنیت کے لوگوں کو اپنی تہذیب میں بڑے عیب نظر آنے لگتے ہیں۔ اور اگر وہ لکھے پڑھے بھی ہوں تو اپنی شرمندگی کا علاج یہ کرتے ہیں کہ تحقیق کر کے یہ دور کی کوڑی لاتے ہیں کہ ہماری تہذیب میں تو وہ کچھ ہے ہی نہیں جس پر اعتراض اور تنقید کی جا رہی ہے۔ اس سے بھی آگے بڑھ کر وہ غالب تہذیب کے نمایاں خصائص کو اپنی تہذیب میں تلاش کر لیتے ہیں حتیٰ کہ رہن سہن میں خود اس کا نمونہ بن جاتے ہیں اور اس پر فخر بھی کرتے ہیں۔

جب سے انگریز برعظیم میں آئے، یہ صورت حال جاری ہے اور ہر دور میں اس کے مظاہر تلاش کیے جا سکتے ہیں لیکن آج کل عالمی منظر پر یہ موضوع اس لیے بہت نمایاں ہو گیا ہے کہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت امریکا اپنی فوجی اور سیاسی برتری کے بل پر مسلمانوں کی تہذیب اور معاشرت کو، بلکہ ان کے عقائد کو بھی اپنے سانچوں میں ڈھالنا چاہتا ہے تا کہ کہیں سے کوئی مزاحمت